سوال

(222) فتویٰ متعلقہ نکاح زانیہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کہ عورت حمل زنا والی کا عقد اس کے ساتھ جس کا حمل ہے درست ہے یا نہیں۔ اگر اس میں اختلاف ہو تو فتویٰ کس پر ہے۔ دلیل سے جواب مرحمت فرمائیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شخص مذکورہ کا نکاح عورت مذکورہ کے ساتھ جائز ہے۔ بشرطیکہ زنا عورت مذکورہ سے اتفاقاً صادر ہوا ہو اور زنا کی عادی وپیشہ ورنہ ہو۔ کیونکہ زانیہ کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ فتویٰ کس پر ہے۔ سو اس بارے میں کوئی صریح قول نظر سے نہیں گزرا لیکن فتویٰ کے قابل ہی قول ہے۔ کیونکہ دلیل کی رو سے بھی قوی ہے۔ (حررہ ابو محمد عبد الحق اعظم گڑھی)

ھوالموفق۔ جواب صحیح ہے۔ اور عند الحنفیہ اس پر فتویٰ ہے۔ ردالمختار میں ہے۔

وصح نکاح حبلی من زنا عنہ بھا وقال ابو یوسف لایصح والفتوي علی قولھما کما فی القستانی انتھی

اور در مختار میں ہے۔

لو نکحھا الزانی حل لہ وطیھا اتفاقا انتھی

(کتبہ محمد عبد لرحمان المبارک فوری عفی عنہ سید محمد نزیر حسین دہلوی۔ فتاویٰ نزیریہ ج2ص255)

نکاح زانیہ

السلام وعلیکم ورحمة اللہ وبرکاة۔ معروج آنکہ فقیر کو اخبار اہل حدیث مورخہ 8 شعبان 1332 ہجری کے سوال نمبر 100 کے جواب میں چند شبہات ہیں براہ نوازش جناب والاان کو

رفع فرمادیں۔ دیگر آنکہ ذانیہ حاملہ کے نکاح میں فقیر کو ہمیشہ تردد رہتا ہے۔ جناب والا کے قلم سے جائز معلوم ہوا۔ لہذا اس کو ضرور حل فرمادیں۔ اور بے فائدہ سمجھ کر نہ چھوڑ بیٹھیں۔ میری نیت اس مسئلے میں محض تحقیق حق ہے۔ اللہ کے لئے اس کو حل فرمادیں۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔ آپ کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ زانیہ حاملہ اگر اپنے زانی کے ساتھ نکاح کرے۔ تو باوجود حمل کے بعد تو یہ نکاح صحیح ہے۔ اور ولی بھی جائز ہے۔ اگر حمل غیر کا ہے تو ملاپ نہ کرے۔ نکاح صحیح ہے۔

فدوی کی ناقص تحقیق میں قبل وضع حمل نکاح صحیح نہیں۔ خواہ حمل اسی ناکح کا ہو یا غیر کا اردلی تو فرح نکاح ہے۔ ملاحظہ ہو آیت۔

وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ٤ سورة الطلاق

اس کے عموم سے امام جلال الدین سیوطی نے دلیل پکڑی ہے۔ کہ زانیہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ دیکھو تفسیر درمنشور اور مسک الختام صفحہ 535 میں نیل الاوطار سے نقل کرکے تحریر فرمایا ہے۔

وقال ابو حنیفۃ یعتد بوضعہ ولو کان من زنا لعموم الایۃ

کہا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بلکہ حاملہ زانیہ کی عدت وضع حمل ہے۔ اگرچہ حمل زنا سے ہو واسطے عموم آیت۔ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ کے۔

اور مسک الختام میں 553 میں ہے۔ "و موئد عموم است حدیث سعید بن المسیب از بصرہ کہ مردے از انصار است نزد ابو داؤد و گفت برنی گرفتم زن دوشیزہ را در پردہ او پس داخل شدم بردے ناگاہ دے۔ آبستن است پس زکر حدیث را تو گفت سفارقت کرو۔ آنحضرت میاں ہر دد۔

اور عون المعبود شرح ابو داؤد کے صفحہ 207 میں زیر شرح اس حدیث کے لکھا ہے۔

قال الامام الخطابی فی معالم فی الحدیث حجۃ ان ثبت لن راي العمل من الفجور یمنع عقد النکاح

اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب جواز کی طرف ہے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ اور حدیث میں ہے۔

انہ فرق بینھما ولو کان انکاح وقع صحیا لم یجز التفریق لان حدوث الزنا بالمنکوحۃ لا یفسخ النکاح ولا یوجب المخزوج الخیار والحدیث سکت عنہ المنزري انتھی

(محمد عاشق از ریگیلیا نوالہ ضلع لاہور)

اڈیٹر۔ زانیہ حاملہ کے نکاح کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو اسی شخص سے ہو۔ جس کے زنا سے وہ حمل ہے۔ دوسرا اس کے غیر سے ہو دوسری صورت میں تو میں بھی وضع حمل کے انتظار کا قائل ہوں۔ اور جن بزرگوں کے اقوال آپ نے نقل کئے ہیں۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں۔ آئمہ حنفیہ کا فتویٰ کتب فقہ میں صاف ہے۔ کہ زانی کا اپنے مزنیہ حاملہ کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ بہر حال آپ کو جو اشتباہ پیدا ہوا ہے تو وہ دو صورتوں کے ملا دینے سے ہوا ہے۔ حالانکہ دونوں الگ الگ ہیں۔ (14 رمضان المبارک 32 ہجری)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص176

محدث فتویٰ